© rasailojaraid.com

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمۃ القرآن

عفوودرگزراور جاہلوں سے اعراض

قال اللہ تعالیٰ؛ خذالعفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین (الاعراف 199)

ترجمہ؛ عفوودرگزرکواختیارکیجئے۔نیکی کاحکم دیجئے اور جاہلوں سے اعراض کیجئے۔سورہ حجرآیت 85 میں اللہ تعالیٰ کافرمان ہے۔فاصفح الصفح الجمیل ۔کہ اچھے طریقے سے درگزر کیجئے۔ نیز سورۃ النور میں اللہ کا ارشاد گرامی ہے۔ **ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم** (۲۲) چاہئے کہ وہ معاف کردیں اور درگزرکریں کیاتم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردے۔ نیز سورۃ آل عمران آیت 134 میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔ **والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین** (اللہ کے متقی بندے) لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

مذکورہ آیات اور دیگر متعدد آیات میں اللہ رب العزت نے ایک نہایت اہم اخلاقی ہدایت کا اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا ہے اور یہ ہدایت صرف آپ کی ذات اقدس کیلئے مخصوص نہیں بلکہ امت کے ہر ایک فرد کیلئے ہے۔ اور مذکورہ آیات کی تفسیر میں رسول کریم ﷺ کا طرز عمل اور آپ کا اسوہ حسنہ پیش خدمت ہے۔تاکہ ہم اپنے کردار اور اخلاق کا جائزہ لے سکیں کہ کیا واقعۃً ہمارے اندر بھی یہ اخلاقی صفت پائی جاتی ہے یا نہیں؟ حضرت امام نوویؒ نے ریاض الصالحین میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے۔کہ انہوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کیا آپ پر (غزوہ) احد والے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تیری قوم سے بہت تکلیف اٹھائی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے اس عقبہ والے دن پہنچی جب میں نے اپنے آپ کو (اسلام کی دعوت کیلئے) ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر

(باقی صفحہ 51)

ترجمۃ الحدیث

آنحضرت ﷺ کا حسن اخلاق

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت؛ ما خیر رسول اللہ ﷺ بین امرین قط الااخذ ایسرھما مالم یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منہ وما انتقم رسول اللہ ﷺ لنفسہ فی شیء قط الا ان تنتھک حرمۃ للہ فینتقم اللہ تعالیٰ (متفق علیہ)

ترجمہ؛حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے زیادہ آسان کام کو اختیار فرمایا بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہوتا۔اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ اس سے سب لوگوں سے زیادہ دور بھاگنے والے تھے۔اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کیلئے کسی معاملہ میں کبھی انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمت کو توڑا (حرام کاموں کا ارتکاب کیا) جارہا ہو۔تو اللہ تعالیٰ کیلئے آپ انتقام لیتے (اس کے مرتکب کو سزا دیتے اور مواخذہ فرماتے) (بخاری و مسلم)

قارئین کرام؛ مذکورہ بالا حدیث میں دیگر باتوں کے علاوہ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان اخلاق اور کردار کا تذکرہ ہے۔کہ آپ نے کبھی اپنی ذات اور نفس کیلئے انتقام نہیں لیا۔اس کے ساتھ آپ کی دینی غیرت وحمیت کا بھی بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی پامالی آپ کیلئے ناقابل برداشت تھی اور آپ اس کے مرتکب کو ضرور سزا دیتے۔آپ کے اس طرز عمل سے اخلاقی حدود کی وضاحت ہوجاتی ہے کہ اللہ کی حدود کو توڑنے والے کو معاف کردینا حسن اخلاق نہیں بلکہ یہ دینی بے غیرتی ہے۔دنیوی کوتاہیوں سے عفوودرگزر یقیناً حسن اخلاق ہے لیکن دینی کوتاہیوں میں درگزر کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت ﷺ کے اخلاق وکردار کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

© rasailojaraid.com